ڈاکٹر عبدالخالق

وزیرِ خزانہ، پنجاب

کی

تقریر

بسلسلہ

بجٹ برائے 78-1977ء

جمعرات، 16؍ جون 1977ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ سپیکر !

مالی سال 1977-78 کا سالانہ بجٹ آج ایسے حالات میں پیش کیا جا رہا ہے کہ ایک اذیت ناک عرصہ تک اس پاک سرزمین پر ہنگامہ آرائیوں کے شعلے بھڑکتے رہے ، وطنِ عزیز پر فیل اور اصحابِ الفیل کی یلغار ہوئی ، ارضِ پاک کی معاشی اور معاشرتی زندگی انتشار و خلفشار کا شکار ہوئی اور قوم آزمائش و ابتلا اور مصائب و آلام کے ایک مہیب دور سے گزری ہے ۔ شائد حقیقتِ حال کی بہترین تعبیر سیّدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کے اِس شعر سے ہو سکے ۔

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

(یعنی مجھ پہ اتنے مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ دنوں پر ٹوٹتے تو دن راتوں میں تبدیل ہو جاتے)

2- جنابِ والا ! حالاتِ حاضرہ کا یہ مختصر سا پس منظر پیش کرنے کے بعد اب میں پہلے 1976-77 کے دوران صوبے کی مالی حالت کا جائزہ اور بعد میں 1977-78 کے لئے تجاویز پیش کروں گا ۔

3- 1976-77 کے جاری اخراجات (Non Development or Current Expenditure) کے بجٹ میں 3 کروڑ 5 لاکھ روپے (3,05,00,000) فاضل ہونے کا اندازہ تھا جس میں شراب پر ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ سے حاصل ہونی والی 1 کروڑ 8 لاکھ روپے (1,08,00,000) کی رقم شامل تھی ۔ یہ کل فاضل رقم ترقیاتی اخراجات کے لئے فراہم ہوتی لیکن بجٹ بننے کے بعد صوبہ کی مالیاتی صورتِ حال میں بعض اہم تبدیلیاں رونما ہوئیں ۔ اور یہ فاضل رقم مہیا نہ ہو سکی ۔ پچھلے سال شدید بارشوں اور سیلاب سے جو نقصان ہوا اس سے صوبہ کے وسائل پر بہت بوجھ پڑا ۔ کپاس کی فصل خراب ہو جانے کی وجہ سے Cotton Fee میں خاصی کمی واقع ہوئی ۔ عام انتخابات کے سلسلے میں زائد المیزانیہ مصارف (Extra-budgetary) کا بوجھ بھی برداشت کرنا پڑا ۔ واپڈا سے بجلی ٹیکس کے متوقع 8 کروڑ روپے (8,00,00,000) واپڈا کی مالی مشکلات کے باعث وصول نہ ہو سکے ۔ بعض دوسرے زائد المیزانیہ مصارف اور چند دیگر تخفیفی عوامل کے باعث صوبائی حکومت پر 31 کروڑ روپے

(31,00,00,000) کا مزید بوجھ پڑا ۔ یہ عوامل ان عہد آفریں اور تاریخ ساز اصلاحات کا سلسلہ ہیں جن کے تحت وزیراعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے مالیہ بالکل ختم کر دیا اور قمار بازی اور شراب جیسی لعنتوں پر مکمل پابندی عائد کردی ۔ ان اہم اقدامات سے موجودہ سال میں آمدنی میں کمی ناگزیر ہوئی ۔ موجودہ مالی سال کے دوران قمار بازی اور شراب نوشی پر پابندی سے 2 کروڑ 18 لاکھ (2,18,00,000) روپے کا جو نقصان ہوا ہے ۔ وہ اگلے مالی سال میں 6 کروڑ 25 لاکھ (6,25,00,000) روپے ہوگا ۔ یہ نقصان صرف 62 کروڑ (62,00,00,000) روپے کے کل صوبائی محاصل کے پیش نظر معمولی نہیں تاہم اسے میں قمار بازی اور شراب نوشی ایسی لعنتوں کے قلع قمع میں مضمر فوائد کے پیش نظر ہیچ سمجھتا ہوں ۔ قیام پاکستان کے بعد تقریباً ہر حکومت شراب نوشی بند کرنے کے بلند بانگ دعوے کرتی رہی لیکن میں یہ کہتے ہوئے فخر و انبساط محسوس کرتا ہوں کہ قمار بازی اور شراب نوشی کی قرار واقعی بندش کا اعزاز عوامی حکومت ہی کو حاصل ہوا جبکہ اس سے پہلے یہ کام محض ارادوں کی حد سے کبھی آگے نہ بڑھ سکا ۔ وزیر اعظم پاکستان نے شبینہ کلبوں ، سرکاری تقریبات وغیرہ میں شراب نوشی بند کر کے اور ہر نوع کی قماربازی پر پابندی عائد کر کے ایک تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے ۔

4۔ جن امور کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ، ان کے اثرات رواں مالی سال کے آغاز ہی میں ظاہر ہونے لگے تھے ۔ اس لئے صورت حال کا مقابلہ کرنے اور حکومت کے مالی وسائل کو انتہائی کفایت سے خرچ کرنے کے لئے کئی اقدامات کئے گئے تاکہ جاری اخراجات (Non Development Or Current Expenditure) کے بجٹ میں خسارہ رونما نہ ہو ۔ وزیر اعظم پاکستان کی ہدایت پر میں نے اپنے تمام رفقائے کار سے درخواست کی کہ وہ اخراجات کے معاملے میں پوری احتیاط برتیں اور محکمہ فنانس کو زائد المیزانیہ مصارف کے سلسلے میں ایسا کوئی مطالبہ نہ بھیجیں جس کے ناگزیر ہونے کا انہیں یقین نہ ہو ۔ سیکرٹری مالیات نے بھی دوسرے محکموں کے سربراہ رفقائے کار سے یہی درخواست کی چنانچہ محکمہ فنانس نے تجاویز مصارف کے معائنہ میں سخت محاسبہ اختیار کیا ۔ محصولات کی آورد پر بھی مسلسل نگاہ رکھی گئی اور کسی محصول یا ٹیکس کی وصولیابی میں تخفیف کی صورت میں فوراً متعلقہ محکمہ کے سربراہ سے مشاورت کے بعد ضروری تصحیحی اقدامات کئے جاتے رہے ۔ ہمیں اپنی کاوش کے علاوہ وفاقی حکومت سے بھی بجٹ متوازن کرنے میں کچھ امداد ملی اس ضمن میں قابل تقسیم ٹیکسوں (Divisible Taxes) میں صوبائی حکومت کے حصہ میں تین کروڑ روپے (3,00,00,000) کا اضافہ اور سیلاب کے سلسلہ میں تین کروڑ روپے (3,00,00,000) کی عبوری وفاقی امداد خصوصاً قابل ذکر ہیں ۔ مختصراً تمام ممکن اقدامات اور وسائل کو مجتمع کرکے ہم رواں مالی سال کے غیر ترقیاتی بجٹ کے نظر ثانی شدہ تخمینوں کو صرف دس لاکھ روپے (10,00,000) کی برائے نام فاضل رقم سے متوازن کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں ۔

5- رواں مالی سال میں صوبہ کے عمومی محصولات (General Revenue Receipts) کا تخمینہ 338 کروڑ 57 لاکھ روپے (3,38,57,00,000) تھا۔ نظرثانی شدہ تخمینہ کم ہو کر 336 کروڑ 86 لاکھ روپے (3,36,86,00,000) رہ گیا ہے۔ محصولات میں درحقیقت 18 کروڑ 29 لاکھ روپے (18,29,00,000) کا اضافہ ہوا جو وسائل میں 20 کروڑ روپے (20,00,00,000) کی کمی ہو جانے کی وجہ سے ایک کروڑ 71 لاکھ روپے (1,71,00,000) کے خسارہ میں بدل گیا۔ بجلی کے محاصل کے بقایاجات کی وصولی، اسلامی سربراہی کانفرنس اور مغربی پاکستان رینجرز کے مصارف کی بازادائیگی (Re-imbursment) جو بقدر 13 کروڑ 57 لاکھ روپے (13,57,00,000) تھی ممکن نہ ہو سکی۔ کپاس کی فصل خراب ہو جانے سے کپاس کی فیس (Cotton Fee) میں 3 کروڑ روپے کی کمی ہو گئی۔ قماربازی اور شراب نوشی پر پابندی عائد ہونے سے دو کروڑ 18 لاکھ روپے (2,18,00,000) کی آمدنی ختم ہو گئی۔ سیلاب اور بارشوں سے متاثر ہونے والے کسانوں کو ایک کروڑ 25 لاکھ روپے (1,25,00,000) کے مالیہ و آبیانہ کی معافی دے دی گئی۔ ابھی میں نے آمدنی میں 18 کروڑ 29 لاکھ روپے (18,29,00,000) کے اضافہ کا ذکر کیا تھا اس میں قابل تقسیم وفاقی ٹیکسوں میں ہمارے حصہ میں 3 کروڑ 26 لاکھ روپے (3,26,00,000) کا اضافہ اور سیلاب زدگان کے لئے اور چند دیگر امور کے لئے وفاقی حکومت سے 5 کروڑ 91 لاکھ روپے (5,91,00,000) کی عبوری امداد بھی شامل ہے۔ 9 کروڑ 12 لاکھ روپے (9,12,00,000) کا باقیماندہ اضافہ صوبائی محاصل میں ہوا ہے۔ اس رقم میں 3 کروڑ ایک لاکھ (3,01,00,000) آبیانہ کے بقایاجات کے، ایک کروڑ 90 لاکھ روپے (1,90,00,000) سٹیمپ ڈیوٹی (Stamp Duty) کے، اور ایک کروڑ 3 لاکھ روپے (1,03,00,000) محکمہ زراعت کے محصولات میں اضافہ کے شامل ہیں۔ محکمہ زراعت کے محاصل میں اضافہ زرعی مشینری اور کھاد کا استعمال بڑھ جانے سے ہوا۔ باقی ایزاد صوبائی حکومت کی دیگر مساعی کا نتیجہ ہے۔

جنابِ والا!

6- 5 جنوری 1977 کو وزیراعظم پاکستان نے مالیہ کے فرسودہ نظام کو یکسر ختم کرنے کا اعلان کیا اور ساتھ ہی یہ فیصلہ کیا کہ 25 ایکڑ تک نہری اور 50 ایکڑ تک بارانی زمین کے مالکان کو انکم ٹیکس کی ادائیگی سے چھوٹ ہو گی اور اس حد سے زیادہ ملکیت رکھنے والے بڑے زمینداروں کو زرعی آمدنی پر انکم ٹیکس ادا کرنا ہو گا۔

قائدِ عوام کے اس اقدام سے پنجاب کے تقریباً 97 فیصد کاشتکاروں اور چھوٹے زمینداروں کی مالی حالت میں یقینی بہتری ہو گی اور انہیں محکمہ مال کے بدعنوان عناصر کی دھونس، دھاندلی اور چیرہ دستی سے آزادی حاصل ہو گی۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ

(یعنی وہ انسانوں کے سر سے وہ تمام بوجھل وزن اتار پھینکے گا جن کے نیچے وہ دبے پڑے تھے اور ان زنجیروں کو توڑ ڈالے گا جن میں وہ جکڑے چلے آ رہے تھے)

اس انتظامی تبدیلی سے جہاں صوبہ کے 76 لاکھ سے زائد کاشتکاروں اور چھوٹے زمینداروں نے خوشی کے شادیانے بجائے اور اطمینان کا سانس لیا وہاں کچھ بڑے زمینداروں نے جن کے تعلقات محکمہ مال کے عملہ سے بہتر ہوتے ہیں، بعض خدشات کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے وفاقی حکومت نے انکم ٹیکس گزار زمینداروں کے لئے مناسب ترغیبات اور آسانیوں کا اہتمام کیا ہے تاکہ وہ بھی زراعتی پیداوار بڑھا کر ملکی معیشت کو مستحکم بنانے میں بھرپور کردار ادا کر سکیں۔

7- اس حقیقت کے باوجود کہ بعض ضروری امور کے لئے 14 کروڑ 61 لاکھ روپے (14,61,00,000) زائد المیزانیہ خرچ کرنے پڑے جاری ریونیو مصارف (Non Development or Current Expenditure) میں مجموعی طور پر صرف اعشاریہ ایک چھ (16) فی صد کا انتہائی معمولی اضافہ ہوا ہے۔ بجٹ کے تخمینہ کی رو سے یہ رقم 345 کروڑ 70 لاکھ روپے (3,45,70,00,000) تھی۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ میں یہ 346 کروڑ 25 لاکھ روپے (3,46,25,00,000) ہوگئی یہ جاری مصارف کی واقعی ایک نمایاں تحدید ہے۔ قابلِ ذکر زائد المیزانیہ تخفیصات میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے 4 کروڑ 85 لاکھ روپے (4,85,00,000) کے تقاوی قرضے بھی شامل تھے جو معاف کر دیئے گئے۔ ایک کروڑ 34 لاکھ روپے (1,34,00,000) میونسپل کمیٹیوں اور کارپوریشنوں کو اپنے شہروں کی ترقی کے لئے بطور امدادی عطیات (Grants-in-aid) دیئے گئے۔ ایک کروڑ 8 لاکھ روپے (1,08,00,000) عام انتخابات کے لئے۔ ایک کروڑ 18 لاکھ روپے (1,18,00,000) ضلعی سطح پر انتظامی حکام کی ٹرانسپورٹ کے لئے 86 لاکھ روپے (86,00,000) مری کہوٹہ کے ترقیاتی ادارہ کے لئے اور ایک کروڑ 5 لاکھ روپے (1,05,00,000) گندم کے لئے امدادی رقم (Subsidy) کے طور پر خرچ کئے گئے۔

جنابِ والا!

8- آپ اس حقیقت سے با خبر ہیں کہ 1973 سے پوری دنیا افراطِ زر کی گرفت میں ہے۔ عوامی حکومت نے عام لوگوں کو افراطِ زر کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے مسلسل جد و جہد کی ہے اور اس سلسلے میں کئی اقدامات کئے ہیں۔ ان میں سے ایک قابلِ ذکر اقدام یہ ہے کہ حکومت لوگوں کو آٹا فراہم کرنے میں 13 روپے 81 پیسے فی من کی رعایت دے رہی ہے۔ سال رواں میں اس مد پر 24 کروڑ 40 لاکھ روپے (24,40,00,000) خرچ ہوئے۔

جنابِ والا !

9- پانچ مرلہ سکیم کے ذکر کے بغیر موجودہ مالی سال کے بجٹ کا جائزہ نامکمل رہے گا۔ وزیراعظم نے اعلان کیا تھا کہ دیہات کے تمام بے زمین لوگوں کو مکان بنانے کیلئے پانچ مرلہ فی کنبہ کے حساب سے مفت پلاٹ دیئے جائیں گے ۔ اس مقصد کے لئے 76-1975 کے بجٹ میں 2 کروڑ روپے (2,00,00,000) مختص کئے گئے تھے۔ موجودہ سال کے بجٹ میں اس مد میں 3 کروڑ روپے (3,00,00,000) رکھے گئے تاکہ اس سکیم کے تحت پلاٹ دینے کے لئے جہاں سرکاری زمین نہ ہو وہاں بھی زمین خریدی جا سکے۔ حکومت کو پلاٹوں کے حصول کے لئے 8 لاکھ درخواستیں موصول ہوئیں ۔ اب تک 7 لاکھ 40 ہزار کنبوں کو پلاٹ الاٹ کئے جا چکے ہیں ۔ جن میں سے 6 لاکھ 28 ہزار کنبے قبضہ بھی لے چکے ہیں ۔ امید ہے کہ تمام درخواست دہندگان کو اگلے سال کے شروع تک پلاٹ مل جائیں گے اس مد میں جو رقم اب تک مختص کی گئی ہے اس سے کام چل جائے گا ۔ تاہم اگر زمین کے حصول کے لئے مزید رقم کی ضرورت پڑی تو اگلے مالی سال کے دوران زائدالمیزانیہ اختصاص کر دیا جائے گا۔

جنابِ والا !

10- اب میں ترقیاتی پروگرام کی تفصیلات پیش کرتا ہوں ۔ میں نے گزشتہ سال اپنی بجٹ تقریر میں سال رواں کے لئے 228 کروڑ 60 لاکھ روپے (2,28,60,00,000) کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا اعلان کیا تھا ۔ یہ تخمینہ 191 کروڑ 76 لاکھ روپے (1,91,76,00,000) کے قابلِ حصول وسائل پر مبنی تھا اس میں ایک کروڑ 97 لاکھ روپے (1,97,00,000) کی صوبہ کی طرف سے فراہمی بھی شامل تھی ۔ جیسا کہ میں نے پہلے وضاحت کی ہے غیر ترقیاتی بجٹ میں جس فاضل رقم کا اندازہ لگایا گیا تھا وہ حاصل نہ ہو سکی تاہم وفاقی حکومت کی طرف سے کچھ اور رقوم مل جانے پر سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے 204 کروڑ 74 لاکھ روپے (2,04,74,00,000) مہیا ہو گئے ۔ ان رقوم میں فلور ملنگ کارپوریشن (Flour Milling Corporation) میں صوبائی حکومت کا حصۂ سرمایۂ سیلاب کے نقصانات کی مرمت و تعمیر، خوراک کے لئے عارضی ذخیرہ گاہوں کا انتظام، تحفظِ نباتات پروگرام کے تحت کرم کش ادویہ کی خرید وغیرہ کیلئے بغرض خاص امداد شامل ہے ۔

11- گزشتہ سال سیلاب اور شدید بارشوں سے صوبہ کی معیشت کو شدید نقصان پہنچا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ طے شدہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں خاصا ردوبدل کرنا پڑا۔ سیلاب سے سرکاری شعبہ میں جو نقصانات ہوئے ان کو پورا کرنے کے لئے تین چار سالوں میں 63 کروڑ روپے (63,00,00,000) سے زائد رقم درکار ہو گی۔ سالِ رواں کے بجٹ میں اس کام کے لئے 31 کروڑ 70 لاکھ روپے (31,70,00,000) فوراً درکار تھے۔ جو کہ پروگرام میں شامل دوسری سکیموں میں ردوبدل کر کے مہیا کئے گئے۔

12- سیلاب کے نقصانات کی مرمت اور تعمیری کام کیلئے رقوم حاصل کرنے اور سالانہ ترقیاتی پروگرام کو حتی الوسع وسائل کے مطابق بنانے کیلئے وقتاً فوقتاً سکیموں اور کام کی صورتِ حال کا متعلقہ محکموں سے مشورت کے ساتھ جائزہ لیا جاتا رہا نتیجتاً اب سالانہ ترقیاتی پروگرام 215 کروڑ 42 لاکھ روپے (2,15,42,00,000) کا ہے۔ اس میں لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی وہ سکیمیں بھی شامل ہیں جو ادارہ کو گزشتہ مالی سال کے آخر میں ایک کروڑ 50 لاکھ روپے (1,50,00,000) کی پیشگی ادا شدہ رقم میں سے مکمل کی جا رہی ہیں۔ اس طرح وسائل 206 کروڑ 24 لاکھ روپے (2,06,24,00,000) کے ہیں۔ 9 کروڑ 18 لاکھ روپے (9,18,00,000) کا جو فرق ہے وہ صوبہ کے نقد بقایا کے استعمال سے پورا کیا جائے گا۔

13- وفاقی حکومت نے حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 1977-78ء کے لئے 198 کروڑ 80 لاکھ روپے (1,98,80,00,000) مختص کئے ہیں۔ وفاقی حکومت نے پرائمری تعلیم کے لئے وفاقی بجٹ میں جو رقم مختص کی ہے اس میں سے پنجاب کو 3 کروڑ 92 لاکھ روپے (3,92,00,000) ملنے کی توقع ہے۔ 1976 کے سیلاب سے ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لئے خرچ ہونے والی رقوم میں سے 4 کروڑ روپے (4,00,00,000) کی بازادائیگی (Re-imbursement) بھی متوقع ہے۔ اس طرح 1977-78 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ کیلئے 206 کروڑ 72 لاکھ روپے (2,06,72,00,000) فراہم ہوں گے۔ ہم نے معیشت کو افراطِ زر کے اثرات سے محفوظ رکھنے کی اشد ضرورت کے پیشِ نظر یہ فیصلہ کیا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے سالانہ ترقیاتی پروگرام کو وسائل کی دستیابی کے مطابق رکھا جائے۔ اس مقصد کے تحت یہ طے کیا گیا کہ پروگرام میں کوئی نئی سکیم شامل نہ کی جائے سوائے کسی ایسی سکیم کے جس کے اخراج سے کسی محکمہ کی پیش رفت پر ناقابلِ تلافی اثر پڑے۔ ہمارے پیشِ نظر ایک اور راہنما اصول بھی تھا جو قومی سطح پر طے پایا وہ یہ کہ پرائمری

تعلیم اور دیہی صحت کے پروگرام (Rural Health Programme) کو خصوصی اہمیت دی جائے۔ اِن اصولوں کی روشنی میں اگلے سال کا ترقیاتی پروگرام 225 کروڑ روپے (2,25,00,00,000) کا بنایا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس طرح جاری سکیموں کو بھی تحفظ مل جائے گا اور ضروری نئے پروگرام بھی شروع کئے جا سکیں گے۔

جنابِ والا!

14- یہ ایک مسّلمہ امر ہے کہ ہماری معیشت بڑی حد تک زرعی معیشت ہے۔ مجموعی قومی پیداوار میں غالب حصہ زراعت ہی کا ہے۔ اس کے باوجود ہمیں اکثر قلتِ اناج کے مسئلہ سے دوچار ہونا پڑا اور معیشت کے شہری اور دیہی شعبوں میں عدم توازن بڑھتا رہا۔ چنانچہ ہم نے اپنی تمام مساعی خوراک میں خودکفیل ہونے کے لئے وقف کر دیں اور دیہی عوام کو مفید روزگار فراہم کرنے کی کوشش کی۔ یہ مقصد اسی صورت میں پورا ہو سکتا تھا کہ زراعت کی ترقی کو سب سے زیادہ اہمیت دی جائے اور ایسے منصوبے شروع کئے جائیں جو اس شعبہ میں ہمہ جہتی ترقی کا باعث بنیں۔ ان مقاصد کے پیشِ نظر اگلے سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا 20 فی صد حصہ زراعت کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ اور اس مد میں 45 کروڑ 9 لاکھ روپے (45,09,00,000) کی رقم رکھی گئی ہے۔ یہ رقم موجودہ مالی سال میں مختص شدہ رقم 36 کروڑ 19 لاکھ روپے (36,19,00,000) سے 24 اعشاریہ 6 فی صد زیادہ ہے۔ کاشت کاروں کو انتہائی رعایتی نرخوں (Subsidized Rates) پر بیج وغیرہ مہیا کرنے کا منصوبہ برقرار رکھا گیا ہے۔ کاشت کاروں کو ڈیزل ٹیوب ویل لگانے میں مدد کے طور پر موجودہ بجٹ میں 3 کروڑ 60 لاکھ روپے (3,60,00,000) مختص کئے گئے تھے۔ 1976-77 کے نظرثانی شدہ تخمینہ میں ایک کروڑ 25 لاکھ روپے (1,25,00,000) گندم کے بیج رعایتی نرخ پر فراہم کرنے کے لئے رکھے گئے تھے۔ سالِ رواں کے نظرثانی شدہ پروگرام میں تحفظِ نباتات (Plant Protection) کے لئے درکار کرم کش ادویہ چھڑکاؤ کے آلات دشینوں وغیرہ کے لئے 10 کروڑ 75 لاکھ روپے (10,75,00,000) مختص کئے گئے ہیں۔ تحفظِ نباتات کا سامان کسانوں کو 50 فی صد رعایتی قیمت پر دیا جاتا ہے یہ امدادی رقوم تقریباً 25 کروڑ روپے کی اُس رقم کے علاوہ ہیں جو وفاقی بجٹ سے کھاد کی قیمت پر رعایت (Subsidy on Fertlizer) دینے کے لئے پنجاب کے حصہ میں آئی۔ رواں سال میں جو کام پایۂ تکمیل کو پہنچے ان میں سے چند ایک کی تفصیل یہ ہے۔ تحفظِ نباتات کی کارروائی کے تحت 47 لاکھ 75 ہزار ایکڑ مختلف النّوع فصلوں پر زمینی چھڑکاؤ کیا گیا۔ 32 لاکھ 19 ہزار ایکڑ رقبہ میں ہوائی جہازوں سے چھڑکاؤ کیا گیا۔ 58 سو امدادی ڈیزل ٹیوب ویل لگائے گئے۔ گندم، کپاس دھان اور دوسری اجناس کے اعلیٰ اقسام کے 22 لاکھ 24 ہزار من بیج

حاصل کئے گئے ۔ ہم نے زرعی پیداوار بڑھانے کیلئے جو مساعی کیں وہ رنگ لائیں ۔ اس سال 13 لاکھ 11 ہزار ٹن دھان پیدا ہوا ۔ اس سے پہلے اتنا دھان کبھی پیدا نہیں ہوا ۔ اس سال گندم کی پیداوار حالیہ 65 لاکھ ٹن کے اندازہ سے کہیں زیادہ ہوتی اگر بارانی علاقوں میں بروقت بارشیں ہو جائیں اور مارچ ہی میں معمول سے زیادہ گرمی نہ پڑتی اور پھر کٹائی کے وقت بے وقت بارشیں نہ ہو جاتیں۔

15- گذشتہ تین سال سے ہماری کپاس کی فصل بے وقت شدید بارشوں کا شکار ہو رہی ہے ۔ اندازہ تھا کہ اس سال کپاس کی پیداوار 27 لاکھ گانٹھ ہو گی ۔ لیکن بدقسمتی سے صرف 15 لاکھ 29 ہزار گانٹھ کپاس تیار ہوتی ۔ کپاس کو ہماری معیشت میں جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاجِ بیان نہیں چنانچہ ہم فطرت کی نیرنگیوں سے حوصلہ ہارنے کی بجائے کپاس کی پیداوار بڑھانے کی جدوجہد تیز تر کر رہے ہیں ۔

عُرفی ؎ نوا را تلخ ترمی زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی
حُدی را تیز ترمی خواں چو محمل را گراں بینی

ولایتی اور دیسی کپاس کی زیادہ پیداوار دینے والی اقسام دریافت کر لی گئی ہیں ۔ کپاس کی پیداوار بڑھانے کے لئے خاص مہم شروع کی گئی ہے جو 78-1977 کے دوران بھی جاری رہے گی ۔ اعلیٰ قسم کی کپاس کا دس لاکھ من بیج حاصل کر لیا گیا ہے ۔ یہ بیج کاشتکاروں میں تقسیم کیا جائے گا ۔ کھاد اور کرم کش ادویہ بھی کافی مقدار میں حاصل کر لی گئی ہیں جو رعایتی نرخوں پر مہیا کی جا رہی ہیں ۔ گذشتہ سال کپاس کی فصل کے 10 فی صد رقبہ پر کرم کش دواؤں سے چھڑکاؤ کیا گیا تھا ۔ آئندہ سال 30 فی صد رقبہ کو چھڑکاؤ سے موثر تحفظ مہیا کیا جائے گا ۔ کسانوں کو پچاس فی صد رعایت پر چھڑکاؤ کے آلات اور ڈرلوں کی فراہمی جاری رکھی جائے گی ۔ جدید زرعی طریقہ ہائے کار کی توسیع پر مامور کارکنوں (Extension Workers) کی تربیت کے لئے خصوصی ریفریشر کورس (Refresher Courses) چلانے کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ یہ کارکن کاشتکاروں کو کپاس کی کاشت اور کیڑوں مکوڑوں کو تلف کرنے کے بہتر طریقے بھی سکھائیں گے ۔ ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان اقدامات سے کپاس کی پیداوار اطمینان بخش حد تک بڑھ جائے گی ۔

16- 78-1977ء کے دوران زراعت کے شعبہ میں یہ اہم منصوبے مکمل کئے جائیں گے ۔ 68 لاکھ 23 ہزار ایکڑ رقبہ پر پھیلی ہوئی فصلوں پر زمینی چھڑکاؤ کیا جائے گا ۔ اعلیٰ قسم کا 23 لاکھ 63 ہزار من بیج حاصل کیا جائے گا ۔ اس میں گندم کا 12 لاکھ من اور کپاس کا دس لاکھ من بیج بھی شامل ہے ۔ 5 لاکھ 49 ہزار ٹن کھاد تقسیم کی جائے گی ۔ ایک ہزار ڈیزل ٹیوب ویل نصب کرنے کے لئے مالی امداد دی جائے گی ۔ جو کسان ٹریکٹر خریدنے کی استعداد نہیں رکھتے ان کو کرایہ پر دینے کے لئے 150 ٹریکٹر خریدے جائیں گے ۔

17- آئندہ سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 10 کروڑ 82 لاکھ روپے (10,82,00,000) عوامی تعمیراتی (پیپلز ورکس) پروگرام کے لئے رکھے گئے ہیں۔ اس میں سے 5 کروڑ 88 لاکھ روپے (5,88,00,000) 258 میل لمبی سڑکوں کو پختہ بنانے پر خرچ ہوں گے عالمی خوراک پروگرام (World Food Programme) کے تحت تیار شدہ 316 میل لمبی کچی سڑکوں پر اینٹیں بچھائی جائیں گی۔ ایک کروڑ روپے (1,00,00,000) عملے کی تنخواہوں اور دوسرے انتظامی مصارف کی مد میں خرچ ہوں گے۔ تعلیم بالغاں کے دس ہزار مراکز کے لئے 46 لاکھ 15 ہزار روپے (46,15,000) مختص کئے گئے ہیں۔ عالمی خوراک پروگرام کے تحت ضلع جہلم میں شروع ہونے والے بوگے ہاڈ پائلٹ پراجیکٹ پر 10 لاکھ 65 ہزار روپے (10,65,000) خرچ ہوں گے۔ مربوط دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت جاری 38 منصوبوں پر 76 لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ باقی ماندہ 2 کروڑ 61 لاکھ روپے (2,61,00,000) کی سکیموں کے بارے میں پنجاب پیپلز ورکس کونسل فیصلہ کرے گی۔ جن میں پسماندہ اضلاع کو ترجیح دی جائے گی۔

18- صنعتوں اور ترقی معدنیات کے شعبہ کے لئے 8 کروڑ 59 لاکھ روپے (8,59,00,000) مختص کئے گئے ہیں۔ اس رقم میں سے 6 کروڑ 5 لاکھ روپے پنجاب صنعتی ترقیاتی بورڈ پر خرچ ہوں گے۔ یہ بورڈ بہاولپور۔ ڈیرہ غازی خاں، ہڑپہ اور جھنگ میں کپڑا تیار کرنے کی چار ملیں اور پسرور، پتوکی، کمالیہ، گوجرہ۔ سمندری، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور میں چینی کے چھ کارخانے قائم کرنے کا کام جاری رکھے گا۔ ایک کروڑ 20 لاکھ روپے (1,20,00,000) پنجاب کی چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کے لئے ہیں۔ یہ رقم لائل پور، جہلم، گوجرانوالہ میں چھوٹی صنعتوں، گوجرانوالہ ماڈل ٹیننگ اینڈ فٹ ویئر سنٹر (Model Tanning and Footwear Centre) اور گجرات میں انسٹی ٹیوٹ آف سیرامکس (Institute of Ceramics) پر خرچ ہوگی۔ کارپوریشن دیہی مزدوروں کو قرضوں اور تربیت کی سہولتیں بھی فراہم کرے گی۔ معدنی ترقیاتی کارپوریشن پنجاب کے لئے 80 لاکھ روپے (80,00,000) مختص کئے گئے ہیں۔ یہ کارپوریشن جن منصوبوں کو عملی جامہ پہنائے گی وہ یہ ہیں۔ ضلع میانوالی میں پائے خیل کے مقام پر ڈولو مائٹ (Dolomite) کی فراہمی کو ترقی دینا۔ خطۂ نمک (Salt Rang) میں معدنیات کی تلاش و ترقی، ضلع جہلم میں (Dhariala Brine) اور اضلاع ڈیرہ غازی خاں و میانوالی میں معدنیات والے علاقوں کا جائزہ اور معدنیات کی تلاش۔

19- 77-1976 کے نظرثانی شدہ تخمینوں میں شعبۂ آب (Irrigation Deptt.) کے لئے 27 کروڑ 9 لاکھ روپے (27,09,00,000) مختص ہوئے۔ اس رقم میں سے 97 لاکھ روپے (97,00,000) واپڈا نے زمین اور سطح پر پانی کی تلاش و تحقیق پر خرچ کئے۔ 26 کروڑ 12 لاکھ روپے (26,12,00,000) شعبۂ آبپاشی نے خرچ کئے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 1977-78 میں شعبہ آب کے لئے 12 کروڑ 88 لاکھ روپے (12,88,00,000) مختص کئے گئے ہیں۔ شعبہ آب کے لئے کم رقم مختص کرنے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ہم نے اس دفعہ اس شعبہ کو زیادہ اہمیت نہیں دی۔ سبب یہ ہے کہ ایک وفاقی سیلاب کمیشن قائم ہو چکا ہے اور اب سیلاب سے بچاؤ کی طویل مدت کی تمام سکیموں پر وفاقی سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت عمل درآمد ہوگا۔ حکومت پنجاب نے اس سلسلے میں وفاقی سیلاب کمیشن کو 33 کروڑ روپے (33,00,00,000) کا ایک پروگرام ارسال کر دیا ہے۔ اُمید ہے کہ وفاقی حکومت اپنے بجٹ میں سیلاب کمیشن کے لئے جو رقم مختص کرے گی۔ اس میں سے ہماری سکیم کے لئے بھی معقول رقم دی جائے گی۔ آئندہ مالی سال کے لئے 12 کروڑ 88 لاکھ روپے (12,88,00,000) کی جو رقم مختص کی گئی ہے اس میں سے ایک کروڑ 25 لاکھ روپے (1,25,00,000) واپڈا پانی سے متعلق عام تحقیقات کی جاری سکیموں پر خرچ کرے گا۔ 11 کروڑ 63 لاکھ روپے شعبہ آب رسانی کی جاری اور ضروری نئی سکیموں پر خرچ ہوں گے۔ شعبہ آب رسانی کے پروگرام میں جاری منصوبوں کی تکمیل کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے تاکہ وہ کم سے کم وقت میں سود مند بن جائیں۔ علاوہ ازیں خراب شدہ ٹیوب ویلوں کی تجدید اور عالمی خوراک پروگرام کے تحت امداد سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کی سعی کی جائے گی۔

20- رواں مالی سال کے بجٹ میں سڑکوں اور پلوں کی سکیموں کے لئے 36 کروڑ 38 لاکھ روپے (36,38,00,000) مختص کئے گئے تھے۔ نظرثانی شدہ پروگرام میں یہ رقم بڑھا کر 39 کروڑ 22 لاکھ روپے (39,22,00,000) کر دی گئی تاکہ سیلاب کے نقصانات کی مرمت اور تعمیر کا کام ہو سکے۔ جاری سکیموں کی تکمیل اور سڑکوں کی حالت بہتر بنانے کو ترجیح دی گئی۔ شاہراہوں کا شعبہ (Highway Depatment) رواں مالی سال کے آخر تک اسی (80) سکیمیں مکمل کرے گا۔ ان میں سیلاب کی تباہ کاریوں کی مرمت اور تعمیر نو کی پچاس (50) سکیمیں بھی شامل ہیں۔ رواں سال میں جو سکیمیں مکمل کی جائیں گی ان میں سے چند اہم سکیمیں یہ ہیں۔ وزیر آباد کے قریب دریائے چناب پر نئے پُل کی تعمیر۔ شکر گڑھ۔کوٹ نیناں روڈ، کلاس والا۔کلر والا۔قلعہ صوبہ سنگھ روڈ، سیدا پھرو والا۔وریام روڈ، ساہیوال۔فاروق روڈ کی تعمیر، ڈیرہ غازی خان۔ڈیرہ اسماعیل خان روڈ پر سانگھڑ نالہ پر پُل اور آب رو کی تعمیر۔ لائلپور۔سمندری۔رجانہ روڈ، عارف والا۔بورے والا روڈ، مظفر گڑھ۔کرم داد قریشی روڈ کی توسیع و مرمت۔

1977-78 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شاہراہوں کے شعبہ کے لئے 32 کروڑ روپے (32,00,00,000) مختص کئے گئے ہیں۔ یہ رقم سڑکوں اور پُلوں کی تعمیر پر خرچ ہوگی۔ اس رقم سے جو اہم منصوبے مکمل کئے جائیں گے، ان میں ایک سو میل لمبی سڑکوں کی تعمیر اور ڈیڑھ سو میل لمبی سڑکوں کو بہتر بنانے کے منصوبے بھی شامل ہیں۔

سیلاب کی تباہ کاریوں کے ازالہ کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔ ہم نے وسائل متعدد نئے کاموں پر بکھیرنے کی بجائے موجودہ جاری کاموں کے لیے مختص کئے ہیں تاکہ یہ کام جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ سکیں۔ اس لئے آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں سڑکوں اور پُلوں کے شعبہ سے متعلق نئی سکیمیں شامل نہیں کی گئیں۔

21- نظرثانی شدہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے 77-1976 میں رہائشی سکیموں کے شعبہ کے لئے 17 کروڑ 49 لاکھ روپے (17,49,00,000) مختص کئے گئے۔ اس رقم میں سے 7 کروڑ 85 لاکھ روپے (7,85,00,000) ہاؤسنگ اور فزیکل پلاننگ (Housing & Physical Planning) کا محکمہ رہائشی علاقوں کی تیاری اور مکانات کی 65 سکیموں پر خرچ کرے گا۔ ان میں سے دس سکیمیں رواں مالی سال میں مکمل ہو جائیں گی اور 13 ہزار رہائشی پلاٹ تیار ہو جائیں گے۔ نظرثانی شدہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے لئے 8 کروڑ 9 لاکھ روپے (8,09,00,000) اس مدّ کے تحت رکھے گئے تھے۔ اس رقم سے رہائشی علاقوں کی تیاری اور مکانات کی آٹھ (8) سکیمیں مکمل کی جا رہی ہیں۔ ان میں سے ایک 16 سو ایکڑ سکیم دوسرے مرحلہ میں ہے۔ رواں مالی سال کے آخر تک 6500 پلاٹ تیار ہو جائیں گے علاوہ ازیں 440 فلیٹ بھی مکمل ہو جائیں گے۔ لائل پور کے فیکٹری ایریا میں 12 ہزار کنبے کچی آبادیوں میں ناگفتہ بہ حالات میں رہ رہے تھے۔ وزیر اعظم کے حکم پر ایریا ڈویلپمنٹ سکیم (Area Development Scheme) چک نمبر 223 آر بی میں ساڑھے سات ہزار تعمیر شدہ مکانات مہیا کرنے کی سکیم تیار کی گئی۔ ان مکانات کی تعمیر کا کام نیشنل کنسٹرکشن کمپنی (N.C.C.) کو سونپا گیا ہے اور اسے ہدایت کی گئی کہ وہ یہ کام دو سال میں مکمل کرلے۔ توقع ہے کہ رواں مالی سال کے آخر تک 1800 مکانات تیار ہو جائیں گے۔ جن لوگوں کو یہ مکانات دیئے جائیں گے اُن سے صرف لاگت وصول کی جائے گی۔ اور اس سلسلے میں اُن کو ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن (House Building Finance Corporation) سے قرضہ کے حصول کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ باقی ماندہ کنبوں کو لائل پور کی دوسری رہائشی سکیموں میں پلاٹ دیئے جا رہے ہیں۔

22- اگلے مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اس مدّ میں 14 کروڑ ایک لاکھ روپے (14,01,00,000) رکھے گئے ہیں۔ اس میں سے 8 کروڑ 69 لاکھ روپے، (8,69,00,000) ہاؤسنگ اور فزیکل پلاننگ کے محکمہ کی سکیموں پر خرچ ہونگے 2 کروڑ 80 لاکھ روپے (2,80,00,000) لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے پروگرام کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ ادارہ ہائے ترقیات لائلپور و ملتان کے پروگراموں کے

لئے علی الترتیب ایک کروڑ 74 لاکھ روپے (1,74,00,000) اور 78 لاکھ روپے (78,00,000) مختص کئے گئے ہیں۔ ہاؤسنگ اور فزیکل پلاننگ کا محکمہ اگلے مالی سال کے دوران رہائشی علاقوں کی تیاری کی 25 سکیمیں مکمل کرے گا اور اس طرح 16 ہزار رہائشی پلاٹ تیار ہو جائیں گے۔ ادارہ ترقیات لاہور کی بیشتر سکیمیں 78-1977 کے آخر تک مکمل ہو جائیں گی اور 12 ہزار پلاٹ الاٹمنٹ کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ علاوہ ازیں کم آمدنی والے لوگوں کے لئے چار ہزار فلیٹ اور ساڑھے تین ہزار کوارٹر تیار ہو جائیں گے۔ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی فیصل ٹاؤن سکیم میں بیرون ملک رہنے والے پاکستانیوں کے لئے 146 پلاٹ اور 178 تعمیر شدہ مکانات فراہم کئے گئے ہیں ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 78 لاکھ روپے (78,00,000) سے رہائشی علاقوں کی تیاری کی تین سکیموں کو عملی جامہ پہنائے گی۔ لائل پور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے لئے مختص شدہ ایک کروڑ 74 لاکھ روپے (1,74,00,000) کا زیادہ تر حصہ فیکٹری ایریا کی کچی آبادیوں کے مکینوں کو دوسری جگہوں پر منتقل کرنے کے لئے رہائشی سکیموں پر خرچ ہوگا۔

23- کم آمدنی والے لوگوں کے لئے رہائشی سہولتوں کی فراہمی کی ضرورت عوامی حکومت شدت سے محسوس کرتی ہے۔ شہری علاقوں میں بہت سے لوگ کچی آبادیوں میں رہتے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ ان کے سروں پر بیدخلی کی تلوار مسلسل لٹکتی رہتی ہے۔ پاکستان کی تیس سالہ تاریخ میں پہلی بار ان لوگوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے مثبت اقدامات کئے گئے ہیں۔ وزیراعظم کی ہدایت کے مطابق رواں مالی سال اور آئندہ مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگراموں میں اس مد کے تحت خاص رقم مہیا کی گئی ہے۔ اس رقم سے زمینیں خرید کر حقوق ملکیت کچی آبادیوں کے مکینوں کو منتقل کر دیئے جائیں گے، اس مقصد کے لئے کل 21 کروڑ روپے (21,00,00,000) درکار ہیں۔ رواں مالی سال کے نظرثانی شدہ پروگرام میں اس مقصد کے لئے سوا تین کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ جو لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور لائل پور ڈویلپمنٹ اتھارٹی خرچ کریں گی۔ باقی ماندہ 17 کروڑ 75 لاکھ روپے (17,75,00,000) 78-1977 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں رکھے گئے ہیں۔ اس میں سے 4 کروڑ 14 لاکھ روپے لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور لائل پور ڈویلپمنٹ اتھارٹی استعمال میں لائیں گی۔ باقی ماندہ 13 کروڑ 61 لاکھ روپے (13,61,00,000) دوسری میونسپل کارپوریشنوں اور کمیٹیوں کو ملیں گے۔ ہر کچی آبادی کے لئے نقشے تیار کئے جا رہے ہیں۔ جن کے مطابق کچی آبادیوں کے مکینوں کو زمین کی خرید پر اصل خرچ کے حساب سے بلا منافع قیمت پر حقوق ملکیت دیئے جائیں گے۔

24۔ 1976-77 کے نظرثانی شدہ پروگرام میں دیہات میں فراہمئ آب کی 136 سکیموں اور نکاسئ آب کی 25 سکیموں کے لئے 5 کروڑ 14 لاکھ روپے (5,14,00,000) مختص کئے گئے۔ سال رواں میں فراہمی آب کی 68 سکیمیں مکمل ہو جائیں گی جن سے پانچ لاکھ دس ہزار کی آبادی کو فائدہ پہنچے گا۔ اس طرح اس سال نکاسی آب کی 5 سکیمیں بھی مکمل ہو جائیں گی جن سے 35 ہزار کی آبادی کو فائدہ پہنچے گا۔ 1977-78 کے بجٹ میں اس مد میں 8 کروڑ 60 لاکھ روپے (8,60,00,000) رکھے گئے ہیں۔ اس رقم سے فراہمئ آب و نکاسی آب کی 94 جاری سکیمیں مکمل کی جائیں گی۔ فراہمئ آب کی 47 اور نکاسئ آب کی 13 سکیمیں اگلے سال مکمل ہو جائیں گی جن سے بالترتیب 3 لاکھ 36 ہزار اور ایک لاکھ 5 ہزار عوام کو فائدہ پہنچے گا۔ شہروں میں فراہمئ آب کی سکیموں کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 1977-78 میں 27 کروڑ 14 لاکھ روپے (27,14,00,000) مختص کئے گئے ہیں۔ واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی لاہور (Water & Sanitation Agency) اس رقم میں سے 15 کروڑ (15,00,00,000) روپے Greater Water Supply Sewerage & Drainage Project کے دوسرے مرحلہ پر خرچ کرے گی۔ ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو فراہمی و نکاسی آب کے جامع منصوبہ کے لئے 2 کروڑ 35 لاکھ روپے (2,35,00,000) مختص ہوئے ہیں۔ (Greater Lyallpur Water Supply, Sewerage & Drainage Project) کے منصوبہ کے لئے 3 کروڑ 45 لاکھ روپے (3,45,00,000) مختص کئے گئے ہیں یہ کام لائلپور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے سپرد ہے۔ باقیماندہ 6 کروڑ 34 لاکھ روپے (6,34,00,000) سے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا محکمہ شہروں میں فراہمئ آب کی 23 اور نکاسئ آب کی 26 سکیموں کو عملی جامہ پہنائے گا۔ ان سکیموں سے 17 لاکھ 23 ہزار عوام کو فائدہ پہنچے گا۔

25۔ عوامی حکومت کی یہ کاوش رہی ہے کہ فرد کی اخلاقی اور معاشرتی اقدار کا احیا و تجدید کر کے عوام کو ایک بہتر اجتماعی اور جمہوری زندگی کے قابل بنایا جائے۔ حکومت اس مقصد کے حصول کے لئے تعلیم ہی کو موثر ترین ذریعہ سمجھتی ہے۔ حکومت اس مقصد کو کتنا عزیز رکھتی ہے اور اس سلسلے میں کس قدر خلوص نیت سے کام کر رہی ہے اس کا اندازہ اس رقم سے ہوتا ہے جو 1977-78 کے بجٹ میں تعلیم کے لئے مختص کی گئی ہے۔ تعلیم کی مد میں 135 کروڑ 44 لاکھ روپے (1,35,44,00,000) رکھے گئے ہیں۔ اس میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں رکھی گئی 15 کروڑ 76 لاکھ روپے (15,76,00,000) کی رقم بھی شامل ہے۔ صوبہ کے کسی اور شعبہ کے لئے اتنی رقم مختص نہیں کی گئی۔ تعلیم کے شعبہ میں اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام میں یہ حکمت عملی رکھی گئی ہے کہ دستیاب وسائل کو کئی ایک منصوبوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقوم میں بکھیر دینے کے بجائے موجودہ سہولتوں کو مکمل اور ازلبس کارآمد بنایا جائے۔ پرائمری تعلیم کو حسب معمول زیادہ ترجیح اور اہمیت دی گئی ہے تاکہ 1982 تک تمام لڑکوں اور 1987 تک تمام لڑکیوں کو خواندگی کی اہلیت حاصل ہو جانے کا مقصد پورا ہو جائے تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم مختص کر دینے کے باوجود سازو سامان کتابوں اور فرنیچر کی کمی کو

بہرحال فوراً پورا نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ درس اثنا اوقاتِ کار بڑھا کر موجودہ سہولتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے اور اسطرح تعلیمی پروگرام کو زیادہ موثر بنایا جائے۔ موجودہ سہولتوں کی تکمیل اور استواری کی حکمت عملی کے مطابق آئندہ مالی سال کے دوران زیادہ نئے تعلیمی اداروں کا قیام تجویز نہیں کیا گیا۔ تعلیمی پالیسی کے ہدف کے مطابق عام خواندگی کی منزل تک جلد پہنچنے کے لئے صرف پانچ سو نئے پرائمری سکول قائم کئے جائیں گے۔ پندرہ سو موجودہ پرائمری سکولوں کی تکمیل کے لئے رقم مختص کی گئی ہے۔ 478 پرائمری سکول سیلاب سے متاثر ہوئے تھے۔ ان سکولوں کے لئے سازو سامان کی فراہمی کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ ثانوی تعلیم کی سطح پر 51 ہائی سکولوں 120 مڈل سکولوں اور 19 انٹرمیڈیٹ کالجوں کی عمارتوں کی تعمیر کا کام جاری رہے گا۔ 367 مڈل اور ہائی سکولوں کو سازو سامان مہیا کیا جائے گا۔ ہماری تعلیمی پالیسی کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو روایتی انداز کی بجائے تکنیکی مہارت سے بہرہ ور کریں تاکہ وہ تحصیل سند کے فوراً بعد مناسب روزگار حاصل کر سکیں یا خود کما سکیں اور ساتھ ہی ساتھ ہماری زراعت اور صنعت کے لئے تربیت یافتہ افراد کی ضرورت بھی پوری ہوتی رہے۔ چنانچہ گذشتہ سال مڈل اور ہائی سکولوں میں زرعی و تکنیکی کلاسوں کا اجرا کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کے تحت اگلے سال کے دوران 180 زرعی و تکنیکی ورکشاپس کی تعمیر کا کام جاری رہے گا۔ علاوہ ازیں 202 سکولوں کو زرعی و تکنیکی سامان مہیا کیا جائے گا۔ چھ پولی ٹیکنک اداروں کو تکنیکی کالجوں میں تبدیل کرنے کا کام جاری رہے گا۔ پانچ پیشہ ورانہ اداروں اور چار کمرشل اداروں کی تعمیر بھی جاری رہے گی۔ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبا کو وظائف دینے کیلئے دو کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

26- اگلے مالی سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں محکمہ صحت کے لئے 16 کروڑ 37 لاکھ روپے (16,37,00,000) مختص کئے گئے ہیں۔ اور ہم نے دیہی صحت کے پروگرام کو خصوصی اہمیت دی ہے۔ اسی سلسلے میں تین دیہی مراکز صحت 37 بنیادی صحت یونٹوں کی تکمیل اور 175 نئے صحت یونٹوں کی تعمیر کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ایک سو صحت یونٹوں کی جاری سکیموں پر عملدرآمد جاری رہے گا۔ تحصیل کی سطح پر ہسپتالوں میں چودہ جاری سکیمیں مکمل کرنے کا کام بھی ہوتا رہے گا۔ اُن کی تکمیل سے تحصیل کی سطح پر ہسپتالوں میں 760 بستروں کا اضافہ ہو جائے گا۔ شیخوپورہ، سیالکوٹ، قصور اور ساہیوال میں ضلعی صدر مقامات میں واقع ہسپتالوں کی عمارتوں کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔ کیمبلپور ہسپتال میں 36 بستروں کے تپ دق وارڈ کی تعمیر بھی جاری رہے گی۔ وزیر اعظم کی ہدایت پر میو ہسپتال لاہور میں جدید ترین سہولتوں کی فراہمی کا کام شروع کیا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں ایک آرتھوپیڈک (Orthopaedic Block) بلاک، ایک فزیوتھریپی بلاک (Physiotheraphy Block) اور ایک حادثاتی (Casualty Block) بلاک کی تعمیر شروع کی گئی ہے۔ امید ہے کہ اگست 1977 کے آخر تک آرتھوپیڈک، فزیوتھریپی اور بجلی بلاک تیار ہو جائیں گے۔ اگلے مالی سال کے دوران حادثاتی وارڈ بھی بن جائے گا۔ تدریسی ہسپتالوں میں بعض منصوبوں پر عملدرآمد جاری رہے گا۔ ان منصوبوں میں میو ہسپتال لاہور میں آئی وارڈ (Eye ward) لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور، لاہور جنرل ہسپتال۔ نشتر

ہسپتال ملتان اور پنجاب میڈیکل کالج لائلپور سے ملحق ہسپتال کی تعمیر شامل ہیں۔ قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور اور پنجاب میڈیکل کالج لائلپور کی بعض عمارتوں کی تعمیر بھی جاری رہے گی۔ ضلعی ہسپتالوں میں لیڈی ہیلتھ وزیٹرز (Lady Health Visitors) اور نرسوں کی تربیت کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

جنابِ والا!

27۔ اب میں 78-1977 کے غیر ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ بجٹ میں شامل تجاویز کی تفصیل عرض کرنے سے پیشتر میں ایوان کو یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ غیر ترقیاتی بجٹ قومی سطح پر کئے گئے بعض اہم فیصلوں سے خاصا متاثر ہوا۔ مالیہ کے خاتمہ اور قمار بازی و شراب نوشی پر پابندی سے صوبہ کو اگلے مالی سال کے دوران 15 کروڑ روپے (15,00,00,000) کا نقصان ہوگا۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، الاونس اور سرکاری پنشن کی شرحوں میں حالیہ اضافہ سے حکومت کے مصارف میں 58 کروڑ 5 لاکھ روپے (58,05,00,000) کا اضافہ ہوگا۔ صوبائی رابطہ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ انسدادِ ملیریا کا پروگرام صوبائی حکومت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی بجائے غیر ترقیاتی بجٹ میں شامل کیا جائے۔ اس فیصلہ سے ہمارے 78-1977 کے غیر ترقیاتی بجٹ میں 3 کروڑ روپے (3,00,00,000) کا اضافہ ہوگا۔ صوبائی حکومت سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے ہر سال وفاقی حکومت سے قرضہ لیتی ہے۔ اس قرضہ پر 10 اعشاریہ سات پانچ (10.75) فی صد شرح سے سود واجب الادا ہے۔ چنانچہ اگلے سال صوبہ کو قرضہ اور سود کی ادائیگی کی مد میں 21 کروڑ روپے زائد خرچ کرنے پڑیں گے۔ ان تمام اقدامات اور فیصلوں کے نتیجہ میں صوبہ کے وسائل پر 98 کروڑ روپے (98,00,00,000) کا مزید بوجھ پڑا ہے۔ ساڑھے تین ارب روپے (3,50,00,00,000) سے کم کے جاری اخراجات کے نظرثانی شدہ بجٹ کے لئے مصارف کا اتنا زیادہ اضافہ جذب کر لینا ممکن نہیں ہو سکتا۔ بہرحال اس کا تفصیلی ذکر میں بعد میں کروں گا۔

28۔ اگلے مالی سال کے دوران وصولیاتِ محاصلِ عمومی (General Revenue Receipts) کا تخمینہ سے 401 کروڑ 81 لاکھ روپے (4,01,81,00,000) ہے۔ جو رواں مالی سال کے نظرثانی شدہ تخمینہ سے 64 کروڑ 95 لاکھ روپے (64,95,00,000) زیادہ ہے۔ حقیقت میں یہ نظرثانی شدہ بجٹ پر 88 کروڑ 17 لاکھ روپے (88,17,00,000) کا اضافہ ہے جو اصلاحات کی وجہ سے چند دوسری مدات میں کمی سے دب گیا ہے۔ سال رواں کے دوران ملنے والی وفاقی عبوری امداد میں 10 کروڑ 22 لاکھ روپے (10,22,00,000) اور بعض دوسری مدوں میں ایک کروڑ ایک لاکھ روپے کی چھوٹی چھوٹی تخفیفات بھی قابلِ ذکر ہیں۔ سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں اضافہ سے صوبائی حکومت کے مصارف میں

جو اضافہ ہوا ہے اس کے لئے وفاقی حکومت نے 38 کروڑ 69 لاکھ روپے (38,69,00,000) کی جزوی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اگلے سال زرعی آمدن پر ٹیکس کی جو وصولی ہو گی اس میں سے 15 کروڑ 89 لاکھ روپے (15,89,00,000) ہمارے حصہ کے طور پر ہمیں وفاقی حکومت سے ملیں گے۔ رواں مالی سال کے نظرثانی شدہ تخمینوں میں قابل تقسیم وفاقی ٹیکسوں میں ہمارا جو حصہ ہے۔ اگلے سال اس میں 12 کروڑ 31 لاکھ روپے (12,31,00,000) کا اضافہ ہے۔ وصولیات محاصل میں دیگر قابل ذکر رقوم یہ ہیں۔ کپاس کی فصل حسب توقع تسلی بخش ہونے کی صورت میں کپاس کے محاصل میں تین کروڑ روپے (3,00,00,000) کا اضافہ۔ واپڈا سے بجلی کے 12 کروڑ 70 لاکھ روپے کے واجب الوصول بقایاجات۔ عمارتی اور سوختنی لکڑی کی قیمت بڑھ جانے سے محکمہ جنگلات کے محاصل میں ایک کروڑ 31 لاکھ روپے (1,31,00,000) کا اضافہ۔

29- رواں مالی سال میں غیر ترقیاتی مصارف کا نظرثانی شدہ تخمینہ 346 کروڑ 25 لاکھ روپے (3,46,25,00,000) ہے۔ اس پر 84 کروڑ 79 لاکھ روپے (84,79,00,000) کا اضافہ ہوگا اور اس طرح اگلے سال کے بجٹ میں یہ خرچ 431 کروڑ 4 لاکھ روپے (431,04,00,000) ہو جائے گا۔ یہ اضافہ اس لیے ہوا کہ تنخواہوں، الاؤنسوں اور پنشن میں اضافہ سے مصارف بقدر 58 کروڑ 5 لاکھ روپے (58,05,00,000) بڑھ گئے۔ وفاقی حکومت کے قرضوں پر سود سے 20 کروڑ 52 لاکھ روپے (20,52,00,000) کا اضافی بوجھ پڑا۔ 2 کروڑ 75 لاکھ روپے (2,75,00,000) کا اضافہ انسداد ملیریا کا پروگرام ترقیاتی بجٹ سے غیر ترقیاتی بجٹ میں منتقل کرنے سے ہوا۔ رعایتی نرخوں پر آٹے کی فروخت میں اضافہ سے 2 کروڑ 22 لاکھ روپے (2,22,00,000) کا خرچ بڑھ گیا۔

جنابِ والا!

30- میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ مصارف میں یہ اضافہ ان فیصلوں کا نتیجہ ہے جو قومی سطح پر کئے گئے۔ صوبائی حکومت ان فیصلوں پر عملدرآمد کی پابند ہے اور اگر ان تمام عوامل سے قطع نظر دیکھا جائے تو غیر ترقیاتی مصارف میں صرف ایک کروڑ 25 لاکھ روپے (1,25,00,000) کا اضافہ ہوا۔ جو رواں مالی سال کے نظرثانی شدہ تخمینوں۔ 346 کروڑ 25 لاکھ روپے (3,46,25,00,000) کے نصف فی صد سے بھی کم ہے حالانکہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں مقررہ سالانہ بڑھتی سے بھی غیر ترقیاتی مصارف ہر سال تقریباً 8 سے 10 کروڑ روپے تک بڑھ جاتے ہیں۔ چنانچہ اگلے سال کے بجٹ میں جو مصارف شامل کئے گئے ہیں وہ حقیقتاً رواں مالی سال کے بجٹ اور نظرثانی شدہ تخمینوں سے بھی خاصے کم ہیں۔ یہ اس کفایت اور تحدید کا مظہر ہیں جو بجٹ میں شامل کرنے سے پہلے ہر مدِ صرف کے محاسبہ

میں ملحوظ خاطر رکھے گئے اس کے باوجود صوبہ کے 78-1977ء کے حسابات محاصل (Revenue Accounts) میں 29 کروڑ 23 لاکھ روپے (29,23,00,000) کا خسارہ ہے۔ تاہم محاصل سرمایہ (Net Capital Receipts) میں واصل باقی 13 کروڑ 90 لاکھ روپے (13,90,00,000) ہے جس کی وجہ سے خسارہ صرف 15 کروڑ 33 لاکھ روپے (15,33,00,000) رہ جاتا ہے۔

جناب والا!

31- ہم اپنے غیر ترقیاتی بجٹ میں آمد و خرچ کے اس فرق کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کیونکہ بجٹ میں کسی قسم کے خسارہ سے معیشت پر افراط زر کے دباؤ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور بالآخر معاشرے کی مشکلات بڑھتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہ خسارہ پورا کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔ یہ خسارہ یا تو سرکاری مصارف میں کمی کر کے یا ٹیکسوں کے ذریعے محاصل میں اضافہ کر کے پورا کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی عرض کر چکا ہوں۔ غیر ترقیاتی مصارف کے تخمینے پہلے ہی بہت غور و خوض کے بعد تیار کئے گئے ہیں اور صرف انتہائی ناگزیر مطالبات پورے کئے گئے ہیں۔ اس کے باوجود اور مزید یہاں میں تجویز کرتا ہوں کہ آئندہ سال کے بجٹ میں تنخواہوں الاؤنسوں اور پنشن میں اضافہ، واجب الادا قرضہ اور رعایتی نرخوں پر گندم کی فراہمی کے مصارف کو چھوڑ کر دیگر تمام سرکاری مصارف میں یکساں طور پر تین فی صدی کاٹ لگا دی جائے۔ اس سے زیادہ کاٹ ممکن نہیں کیونکہ اس طرح سرکاری ملازمین میں خاصی تخفیف ضروری ہو جائے گی اور بے روزگاری میں اضافہ کا باعث بنے گی۔

32- غیر ترقیاتی مصارف میں مجوزہ تین فی صد کاٹ سے 7 کروڑ 80 لاکھ روپے (7,80,00,000) کی بچت ہوگی اور خسارہ صرف 7 کروڑ 53 لاکھ روپے رہ جائے گا۔ یہ خسارہ ٹیکسوں کے ذریعے مزید وسائل مجتمع کر کے پورا کرنا پڑے گا۔ اس مقصد کے لئے تجاویز مرتب کرتے وقت یہ خیال رکھا گیا ہے کہ عوام کی بنیادی ضروریات اور روزمرّہ معمولات پر کوئی اثر نہ پڑے اور درکار محاصل معاشرے کے صرف ان طبقوں سے وصول ہوں جو عوام کے لئے بہتر سماجی و اقتصادی خدمات کی مساعی میں اعانت کی استطاعت رکھتے ہیں۔

33- جناب والا! میں 7 کروڑ 53 لاکھ روپے کے اضافی وسائل کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کرتا ہوں۔

x x x x x x x x x x x x x
x x x x x x x x x x x x

جنابِ والا !

34 آج میں نے اپنی معروضات میں جہاں آئندہ مالی سال کے دوران پیش آنیوالی معاشی مشکلات کی واضح نشاندہی کی ہے، وہاں میں اس عزم کا اعادہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پاکستان پیپلز پارٹی کے انقلابی منشور کے مطابق قائدِ عوام جناب ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں ان مالی مشکلات کا ازالہ کرنے کے لیئے استحصالی سرمایہ داری اور جاگیرداری نظام کی جگہ مساواتِ محمدی نافذ کرنے کے لیئے اصلاحات جاری رکھیں گے اور انشاءاللہ وطنِ عزیز سے ہر قسم کا استحصال، فقر اور مسکینی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کردیں گے۔

جنابِ والا !

35- مفکرِ پاکستان حضرت علامہ اقبال نے ہماری رہنمائی کے لیئے اس مسئلہ کی حکیمانہ تشخیص اور علاج کے لیئے ایک کلیمانہ نسخہ تجویز کیا ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

زیرِ گردوں فقر و مسکینی چراست
آنچہ از مولاست می گوئی زماست

(یعنی عزت اور محتاجی اس لیئے ہے کہ خدا کی ملکیت کو انسانوں نے اپنی ملکیت سمجھ رکھا ہے)۔ علامہ اقبال نے مزید فرمایا کہ ملکیت کے سرمایہ داری اور جاگیرداری نظام پر ایک ضربِ کلیم لگاؤ۔

ملکِ یزداں را بہ یزداں باز دہ
تا ز کارِ خویش بکشائے گرہ

(یعنی انسان کی بہتری اس میں ہے کہ خدائی ملکیت کو خدا کے سپرد کر دیا جائے تاکہ تمام وسائل خدا کے تمام بندوں کے لیئے استعمال ہوں۔) تاکہ

کس نباشد در جہاں محتاجِ کس
نکتۂ شرعِ مبیں این است و بس

جنابِ سپیکر !

36- اب میں معزز ایوان میں 78-1977 کا بجٹ پیش کرتا ہوں۔

جنابِ والا !

37- میں مالیاتی بل 1977 بھی پیش کرتا ہوں۔

مطبوعہ: مطبع حکومت پنجاب، لاہور